سورۃ بنی اسرائیل

نماز کے اوقات

الحمدوللہ یہ ہمارا ہفتہ وار درس عالم القرآن کا مبارک موقع ہے جس میں حاضری کی سعادت نصیب ہو رہی ہے جس پہ ہم اللہ کا شکرادا کرتے ہیں
سورۃ بنی اسرائیل میں آیت نمبر ۷۸ اور ۷۹ کی گفتگو سے ہمارا آج کا لیکچر شروع ہوگا اور اس میں خوبصورت باتیں جو آج سعادت ملے گی نماز کے موضوع پہ ہماری گفتگو آج ہوگی

سورۃ بنی اسرا ئیل آیت نمبر ۷۸

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ط اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡھُوۡدًاO وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَھَجَّدۡ بِہٖ نَا فِلَۃً لَّکَ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًاO

ترجمہ:

نماز ادا کیا کریں سورج ڈھلنے کے بعد رات کے تاریک ہونے تک نیز صبح کی نماز بھی ادا کریں بلاشبہ صبح کی نماز کا مشاہدہ کیا جاتا ہےاور رات کے بعض حصہ میں اُٹھواور نماز تہجد ادا کرو یہ نماز آپ کے لئے زائد ہے یقیناً آپ کا رب آپکو مقام محمود پہ فائز فرمائے گا۔

ان دوآیات پہ نماز کے موضوع پہ بڑی خوبصورت گفتگو کی گئی ہے پورا دھیان رکھیے گا اور میری اور آپ کی زندگی بدل جائے گی ان دوآیتوں سے (انشاءاللہ) بڑی خوبصورت آیتیں ہیں اور ہم ان کو اگر صحیح آج سن لیں اور سمجھ گئے تو اللہ کا احسان عظیم ہم پہ ہوسکتا ہے کہ انشاءاللہ کبھی زندگی میں نماز نہیں چھوٹے گی (انشاءاللہ)

ان دوآیات کے اندر، پہلی آیت میں اللہ نے نماز کے اوقات بیان فرمائے ہیں کہ نماز کس کس وقت میں پڑھنی چاہئے سورج ڈھلنے سے لیکر رات کے تاریک ہونے تک یہ چار نمازیں ہیں سورج ڈھلتے ہی ظہر شروع ہوتی ہے اور رات کے تاریک ہونے تک عشاء شروع ہوتی ہے تو یہ چار نمازوں کا وقت تو یہ ہو گیا سورج جونہی ڈھلتا ہے، ڈھلتا ہے مطلب یہاں بارہ بجے سے جب آگے جاتا ہے تو ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے تو ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کا وقت اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ اللہ فرما رہا ہے کہ یہاں تک چار نمازیں پڑھنی ہیں آپ نے اس کے بعد فجر کی نماز کا ذکر علیحدہ کیا گیا ہے اور اللہ نے فجر کو بالکل الگ ذکر کیا

وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ط اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡھُوۡدًا

صبح کی نماز کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور اس کا خاص معاملہ جو ہے وہ اللہ نے بیان کیا

اگلی آیت میں تہجد کی نماز کا ذکر ہے اور تہجد کی نماز حضورﷺ پہ صرف فرض تھی باقی امت پہ اس کیلئے نفل رکھا گیا ہے، باقی امت کیلئے نفل ہے اور حضورﷺ کیلئے اسے فرض کیا گیا تھا لہذا آقاﷺ پہ چھ نمازیں فرض تھی، عام مسلمانوں پہ پانچ ہیں لیکن حضورﷺ پہ چھ نمازیں فرض تھیں۔

تو اللہ فرما رہا ہے کہ یہ نماز آپ کے لئے زائد ہے اور اس نماز کی وجہ سے ہم آپ کو مقام محمود عطا کریں گے اس کا درجہ اور مقام بہت بڑا ہے تو یہ دوآیات جو آج ہم نے پڑھی ہیں ان میں نمازوں کے اوقات کی گفتگو ہوگئی اور ساتھ میں اللہ نے تہجد کی نماز کا ذکر فرمایا، نماز ایک بڑی عظیم الشان عبادت ہے اور اس میں دیکھیں کہ جو لفظ شروع میں استعمال ہوا ہے میں

اس پہ آپ کی توجہ چاہتا ہوں **و اقیمو الصلوۃ** نماز قائم کیجئے **اَقِمِ** کا مطلب قائم کرنا اس کے دو معنی ہیں پہلا معنی یہ ہے کہ نماز کو قائم کریں، قائم کریں مطلب نماز جہاں ہے وہیں رہے اپنی زندگی کو اس کے ارد گرد پھیر دو، اپنے معاملات کو اس کے ارد گرد لے آؤ نماز کو نہ ہلاؤ وہاں سے اس کا مطلب ہے نماز قائم ہوگئی ہے کھڑی ہوگئی ہے یعنی آپ

اپنے معاملات کو زندگی کے آپ نے کہیں جانا ہے آپ نے کہیں آنا ہے سونا ہے، اُٹھنا ہے، کھانا ہے، پینا ہے اس کو نماز کے اوقات کے حساب سے ایڈ جسٹ کرو کہ نماز تمہاری وہیں رہے نماز نہ تمہاری ادھر ادھر ہو باقی کام set out کر لیں نماز کو نہ ہلائیں، ہم اس کے بالکل اُلٹ کرتے ہیں، ہم کیا کرتے ہیں نماز ہلا دیتے ہیں، نماز آگے پیچھے ہو گئی کبھی نہ پڑھی چھوڑ دی، فلاں آ گیا تھا، فلاں آ گیا تھا یہ ہو گیا تھا نماز آگے پیچھے کر دی، اپنے معاملات نہیں چھیڑے وہ اسی طرح کرنے ہیں نماز کو ہلاتے رہنا ہے تو یہ مراد نہیں ہے نماز ایسے نہیں ہوتی، نماز کو قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جو نماز کا وقت ہے اسی وقت نماز پڑھ لی جائے

صحابہ نے حضورﷺ سے پوچھا حضور سب سے بہترین عمل کیا ہے، سب سے بہترین عمل تو آقاﷺ نے فرمایا کہ وقت پہ نماز پڑھنا بہترین عمل ہے

جونہی اذان ہوئی فوراً اُٹھ جاؤ، ابھی پڑھتی ہوں، ابھی اُٹھتا ہوں، ابھی کرتی ہوں، ابھی کرتا ہوں، ابھی ہے ٹائم ابھی یہ کرلوں، ابھی یہ کرلوں اس طرح کرلوں پھر نماز پڑھوں گا تو اس سے آپ نے نماز کو اس کی برکت اس کی فضیلت کو ضائع کر دیا اس کا نور ضائع ہو گیا کہ آپ نے اس میں جان بوجھ کے تاخیر کی ہے تو یہ نماز قائم نہیں ہوئی آپ نے نماز کو ہلا دیا، یہ پہلا مطلب ہے نماز کے قائم ہونے کا کہ وقت ادھر ادھر نہ کیا جائے کسی صورت بھی نہ کیا جائے اور اس کا بہترین حل میں نے بتایا کہ فوراً پڑھی جائے، اذان ہو گئی ہے فوراً نماز کی طرف روانہ ہو جاؤ کیونکہ بعد میں نفس ہے، شیطان ہے، گھر ہے معاملات ہیں، مصروفیات ہیں وہ کہیں نہ کہیں تمہیں نماز سے دور کر دیں گی بے شماز جو بے نمازی ہیں نا ان کے بے نمازی ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ پڑھنا چاہتے ہیں، یہ نہیں کہ وہ پڑھنا نہیں چاہتے، پڑھنا وہ چاہتے ہیں بس ایویں ہی چھوڑ دیتے ہیں، اچھا پڑھتا ہوں، اچھا پڑھتا ہوں کہہ کے وہ آگے نکل جاتے ہیں اور نماز ان کی چھوٹ جاتی ہے اور جب نکل جاتی ہے تو پھر کہتے ہیں اچھا یار اب تو نکل گئی اگلی بھی چھوڑ دیتے ہیں اور اس سے اگلی آتی ہے تو پھر بھی اسی طرح تو بے شمار بے نمازی آپ کو ایسے ہی ملیں گے کہ وہ نماز کو وقت پہ ادا کرنے کی عادت نہیں بناتے تو ان شاء اللہ، اللہ توفیق دے فوراً اُٹھ جایا کرو، لیٹ نہ کرو تم نمازی بن جاؤ گے (انشاءاللہ) اگر اس عادت کو اپنا لو گے کہ میں نے نماز کو priority دینی ہے اور پہلے نماز باقی کام بعد میں، یہ بہت اچھی چیز ہے یہ بہت اچھی چیز ہے اور اس کو ہمیشہ اپناؤ،

دوسرا نماز کو قائم کرنے کا مطلب کیا ہے؟

دوسرا نماز کو قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بندہ نماز میں جاتا ہے تو نماز میں جاتے ہی وہ جھوٹ نہیں بول سکتا، وہ کسی کو گالی نہیں دے سکتا وہ کسی پہ ظلم اور زیادتی، مار، تکلیف، پریشانی میں نہیں ڈال سکتا، وہ نماز کے اندر چلا گیا ہے اب وہ ان چیزوں سے باز آ جائے گا، وہ اپنے گناہوں کے کام چھوڑ دے گا، اس وقت وہ کوئی گناہ نہیں کر سکے گا جتنی دیر وہ نماز کے اندر کھڑا ہے تو لحاضہ نماز قائم اس وقت ہو گی جب تک آپ نماز سے باہر نکل کر بھی اسی طرح رہیں گے تو پھر نماز قائم ہو جائے گی کہ آپ جھوٹ اب بھی نہیں بول رہے، آپ کسی کے ساتھ زیادتی، ظلم نہیں کر رہے، کسی کو تکلیف نہیں پہنچا رہے تو آپ کی نماز قائم ہو گئی ہے۔

مزے کی بات یہ ہے بیٹو کہ اللہ نے نماز پڑھنے کا نہیں کہا، نماز قائم کرنے کا کہا ہے کہ تم نے نماز قائم رکھنی ہے تو یہ دو معنی ہیں جو میں نے آپ کے سامنے نماز کے قائم کرنے کے رکھے ہیں انہیں یاد رکھیے گا۔

دوسرے جو نماز کے معاملات ہیں وہ اتنے بڑے ہیں اس قدر اس کی اہمیت ہے کہ اللہ نے باقی سارے دین کے احکامات زمین پہ نازل کئے، نماز کا حکم اللہ نے آسمانوں پہ عطا فرمایا اس کو عرش پہ بلا کے حضورﷺ کو دیا گیا یہ بھی اس کی اہمیت کا ایک بہت بڑا پوائنٹ ہے، نقطہ ہے کہ اللہ نے اس کو زمین پہ اتارا ہی نہیں اس کو آسمانوں پہ دیا گیا خود بلا کے حضورﷺ کو دیا گیا، شروع میں ۵۰ نمازیں دی گئی لیکن حضرت موسیٰ راستے میں مل گئے کرم ہو گیا، فضل ہو گیا اس امت پہ رحم ہو گیا اور انہوں نے عرض کی کہ حضور امت کمزور ہے اتنی نہیں پڑھ پائے گی تو واپس جا جا کے ۹ بار حضور گئے اور یوں ۴۵ نمازیں معاف کرائیں، تو یوں ۵ نمازیں رہ گئی تو اس پہ بھی موسیٰ نے فرمایا نہیں حضور یہ بھی نہیں پڑھی جانی واپس جایئے تو آقاﷺ نے فرمایا نہیں اب مجھے شرم آتی ہے اب میں مناسب نہیں سمجھتا، **لیکن اللہ کی بارگاہ سے یہ اعلان ہوا کہ اے میرے محبوب لے کر تو مجھ سے ۵ ہی جا رہے ہو لیکن ثواب مجھ سے پچاس کا ہی لو گے میں پچاس کا ہی ثواب دوں گا کیونکہ میں نے پچاس کا ثواب دیا وہ میں واپس نہیں لوں گا، پڑھو تم پانچ لیکن ہر نیکی دس کے برابر ہوتی ہے تو جو ایک**

نیکی لائے گا تو ہم دس کے برابر دیں گے تو جو ایک نماز لائے گا ہم دس نمازوں کا ثواب دے کر یوں کریں گے تو یہ ایک کرم ہو گیا بہت بڑا کرم ہو گیا کہ اللہ نے رحم کر دیا، فضل ہو گیا تو اتنی اہم عبادت، اتنی خوبصورت اور اتنا اس کا بڑا معاملہ ہے کہ باقی دیکھیں جتنی بھی دنیا کی مخلوقات ہیں اللہ نے ہر ایک کو عبادت کا طریقہ دیا، جتنے بھی دنیا میں درخت ہیں وہ قیام کی حالت میں ہیں سیدھے کھڑے ہیں وہ رکوع میں نہیں جا سکتے، سجدہ نہیں کر سکتے، جتنے بھی جانور ہیں وہ رکوع کی حالت میں ہیں وہ سجدے میں نہیں جا سکتے وہ قیام کی حالت میں سیدھے کھڑے ہیں، جتنے دنیا میں پہاڑ ہیں وہ التحیات کی حالت میں ہیں، وہ التحیات میں بیٹھے ہیں سارے پہاڑ، وہ سجدے میں نہیں جا سکتے اور نہ ہی قیام کر سکتے ہیں، مینڈک بھی التحیات کی شکل میں ہیں تو جتنی بھی مخلوقات ہیں انہیں اللہ نے عبادت کا کوئی نہ کوئی طریقہ دیا ہوا ہے اور وہ اس سے باہر نہیں آ سکتا جس طرح قیامت تک کے فرشتے جو اللہ نے پیدا کیئے، کڑوڑ ارب فرشتے وہ بھی اللہ کے حکم کے ساتھ کوئی رکوع میں ہے تو وہ ہمیشہ سے رکوع میں ہے، کوئی التحیات میں ہے تو وہ ہمیشہ سے التحیات میں ہے، کوئی سجدے میں ہے تو ہمیشہ سے سجدے میں ہے، کوئی قیام میں کھڑا ہے تو وہ قیام میں ہی کھڑا ہے وہ کبھی اپنی حالت نہیں بدلے گا۔

اللہ نے جس حکم پہ اس کو کھڑا کر دیا ہے وہ وہیں پہ واحد مخلوق انسان ہے جس کو اللہ نے یہ سارے ہی کام نماز کے اندر عطا فرمائے قیام بھی کرتے ہیں، ہم رکوع بھی کرتے ہیں، ہم سجدہ بھی کرتے ہیں، اور ہم التحیات بھی پڑھتے ہیں، یہ صرف انسان کو حاصل ہے human اور کسی بھی مخلوق کو یہ ساری عبادتیں اکھٹی نہیں دی گئی (اللہ اکبر)

پھر نماز کا معاملہ اس حد تک بڑا ہے اس حد تک اللہ اس کو لے گیا ہے کہ اگر آپ پورے قرآن میں کھولیں تو سورۃ فاتحہ سے والناس تک آپ آئیں **تو تقریبا ساڑھے سات سو آیات**، ساڑھے سات سو آیات جو ہیں وہ نماز کے موضوع پہ ہیں اور اللہ نے نماز کی بات کی ہے، کسی نہ کسی طرح نماز کو discuss کیا ہے نماز کو کسی نہ کسی ندازمیں گفتگو میں لا یا گیا ہے، ساڑھے سات سو آیات ہیں، بہت بڑی بات ہے، بہت بڑی تعدا ہے، اور **آقا ﷺ نے تقریبا ڈھائی ہزار حدیثوں کے اندر نماز کا ذکر کیا**، ڈھائی ہزار ، دو ہزار پانچ سو آیتوں کے round about تقریبا جن میں حضور ﷺ نے نماز کے حوالے سے آپ نے گفتگو یا کوئی نا کوئی نقطہ یا کوئی نا کوئی معاملہ بیان کیا تو اب اس سے اس کی حساسیت دیکھیں اور اس سے اس کے نازک ہونے کو دیکھیں کہ ساڑھے سات سو مرتبہ قرآن کہے اور ڈھائی ہزار حدیثوں کے اندر اس کا حکم ہے اس کے باوجود ہمارا ۹۹ فیصد معاشرہ بے نماز ہے، ۹۹ فیصد معاشرہ بے نماز ہے نہیں پڑھتے، ہمارا جو معاشرہ ہے پاکستانی معاشرہ ۹۹ فیصد بے نماز ہے بہت کم لوگ جو پکے پانچ وقت کے نمازی ہیں، بہت تھوڑے، اور جو پڑھتے ہیں وہ بھی کیا پڑھتے ہیں اب کیا بتائیں آپ کو، اس پہ بھی نماز کی چوری ہوتی ہے، رکوع صحیح نہیں کریں گے، سجدہ صحیح نہیں کریں گے، التحیات صحیح نہیں پڑھیں گے صحیح طرح اس کا حق ادا کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، جان چھڑائیں گے، سنتیں چھوڑ دیں گے، نفل چھوڑ دئیں گے بہت ساری چیزیں ہے جو پڑھتے ہیں ان کا بھی حال بے حال ہی ہے، بہت کم نمازی ہیں جو صحیح نماز کا حق ادا کرتے ہیں، ۹۹ فیصد ہمارا معاشرہ بے نماز ہے، بے نمازوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، گھروں کے گھر بے نماز ہیں، باپ، ماں ، بیٹے، بیٹی، بچے سب بے نماز اور کسی کو اگر نماز کے بارے میں کہا جائے کہ بھئی نماز پڑھا کریں یا ویسے ہی کہ نماز کی طرف تو اپنی پڑھیں آپ جناب ہمیں نہ نا کہیں آپ پڑھیں نا جا کے اتنا لوگ نماز سے تنگ ہیں، نماز سے اتنا بھاگتے ہیں کہ اس کا ذکر بھی کرنا کسی سے **نو یوں کا کاٹا** ہے، آگے سے جا کے جناب پڑھیں نا، ابا جی تسی پڑھونا، امی تسی تے پڑھو، اسی پڑھ لاں گے، اس طرح کے جواب دیئے جاتے ہیں۔

اتنی عظیم الشان عبادت آپ اس بات سے بھی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اللہ پاک نے باقی تمام عبادات جتنی بھی اسلام کی ہیں ان کا کوئی خاص وقت رکھا ہے مثلا رمضان صرف آئے گا تو روزے ہوں گے باقی تو سال آپ آزاد ہیں گیارہ مہینے آپ کھائیں پیئیں آپ کو کوئی تنگی نہیں ہے، فرض روزے ایک مہینہ ہی آئیں گے تسلی سے روزے رکھیں، باقی کوئی گیارہ مہینوں میں فرض رکھنا چاہتا ہے اللہ فرمائے گا فرض نہیں ہے نفل رکھ لو، فرض صرف رمضان میں ہے ایک مہینہ، کوئی حج کرنا چاہتا ہے تو صرف ۹ ذوالحج کا دن حج ہوگا اس کے علاوہ اگر وہ جا کے کعبے کے ساتھ اپنے آپ کو باندھ بھی لے اور کہے میں حج کرنے آیا ہوں تو اللہ فرمائے گا نہیں ہو سکتا ایک دن ہے ۹ ذوالحج اسی دن حج ہوگا اس کے بعد پورا سال حج کا کوئی موقع نہیں ہے، فرض عبادت ایک دن ہے وہ بھی صرف ۹ ذوالحج کو، زکوۃ سال کے بعد فرض ہوتی ہے سال اگر تمہارے مال پہ گزر راہی نہیں تو زکوۃ فرض ہی نہیں تم زکوۃ دینا چا

ہتے ہولیکن ابھی چھ مہینے تمہارے پاس مال کے ہوئے ہیں تو وہ زکوۃ نہیں بنے گی آپ اسے دیں گے تو وہ صدقہ بنے گا زکوۃ سال کے بعد ہی ہے سال اس پہ گزرنا مال پہ ضروری ہے تو بتائیں وہ بھی سال بعد، رمضان بھی سال بعد، اور حج بھی سال بعد، کلمہ زندگی میں ایک بار ہے جس نے ایک بار کلمہ پڑھا دوبارہ حاجت نہیں ہے وہ مسلم ہو چکا وہ مسلمان ہے مسلم کمیونٹی میں شامل ہو گیا ہے کلمہ ایک بار زندگی میں پڑھنا کافی ہے اور رمضان ایک بار آتا ہے سال میں، اور حج ایک بار زکوۃ ایک بار، نماز کی اہمیت دیکھو روزانہ پانچ بار اللہ دہراتا ہے اس کو، روزانہ پانچ بار اس کو پڑھنا ہے اس کو پڑھنا ہے، پھر آ گئی ہے پھر آ گئی ہے پھر آ گئی ہے، اس کی حساسیت دیکھیں آپ، اور اس کو اللہ کی بارگاہ کی پسند دیکھیں کتنی ہے یہ کہ ہر روز پھر اللہ فرض کر دیتا ہے اسے، آج کی ابھی فرض ہے ابھی ظہر تک کا وقت ہوا ہے ابھی تین آگے پھر فرض ہو جانی ہے اگلے دن پھر فرض ہو جائیں گی، پھر فرض ہو جائیں گی اور پھر دیکھو باقی عبادات جو ہیں۔

میری بات نوٹ کریں سمجھیں اس بات کو کہ باقی عبادات جو ہیں ان میں compensation ہوسکتی ہے مثلاً آپ رمضان کے روزے نہیں رکھ پائے بیمار تھے آپ کوئی بات نہیں، آپ ٹھیک ہو جائیں گے رکھ لیں بعد میں اللہ فرماتا ہے کہ تمہیں اجازت ہے تسلی سے ابھی صحت ہو جائے گی تو دوبارہ رکھ لو اجازت ہے اگر آپ حج نہیں کر سکے اس سال کسی وجہ سے بیمار ہو گئے یا کوئی معاملہ ایسا بن گیا تو اگلے سال کر لو اللہ کی طرف سے اسکی اجازت ہے آپ کا حج اگر نکل گیا ہے تو اگلے سال دوبارہ آ جائیں آپ اجازت ہے، زکوۃ اس سال نہیں دے سکے تو اگلے سال دو سالوں کی آکھٹی دے دو، تو ہر جگہ compensate کر دیا ہے بندے کو، لیکن نماز کا جونہی معاملہ سامنے آیا تو اب دیکھو کس قدر سختی ہے، کھڑے ہو کر پڑھو، کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھو، بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھو، لیٹ کر نہیں پڑھ سکتے تمہارا جسم لیٹ نہیں پا رہا اور تمہارا جسم جام ہو گیا ہے تم ہاتھ کو ہلا نہیں سکتے پاؤں ہل نہیں سکتے تو لیٹ کر بھی، تمہیں فالج ہو گیا ہے، آنکھوں کی پتلیوں سے پڑھو، آنکھوں کی پتلیاں بھی جام ہو گئی ہیں ہل نہیں سکتی تو دل کی دھڑکن سے پڑھو، ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے کسی صورت بھی اس کو معاف نہیں کر سکتے، بیمار ہو لیٹ جاؤ، کھڑے نہیں ہو بیٹھ جاؤ، تھک گئے ہو کرسی پہ بیٹھ جاؤ، صوفے پہ بیٹھ جاؤ، چارپائی پہ بیٹھ جاؤ، چونکڑی مار لو، تم نماز نہیں چھوڑ سکتے کسی صورت نہیں چھوڑ سکتے اس حد تک اس کو نافذ کر دیا گیا

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ

اگر کوئی شخص ڈوب رہا ہو اور اسکو نظر آ جائے کہ پانی میری موت آنے والی ہے اور میں اس حد تک ڈوبنے میں آ گیا ہوں کہ اب میں بچوں گا نہیں، مجھے یقین ہو گیا ہے کہ ابھی دو منٹ ہیں بس تو اسی الم میں اس کے کانوں میں اذان کی آواز آئی ہے ابھی اذان کہیں سے ہوئی ہے اور اس کے کان نے سنا کہ اذان ہو گئی ہے اور پچھلی نماز وہ پڑھ چکا تھا یہ جو نئی نماز شروع ہوئی ہے اس کی اذان ہوئی ہے اور وہ ڈوب رہا ہے تو حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ فوراً دل میں نیت کر لے کہ مولا اگر بچ گیا تو پڑھوں گا، چھوڑ نہیں سکتا، کسی صورت سے چھوڑ نہیں سکتا،

یہاں پہ پتہ ہی کوئی نہیں ہے عشاء قتل ہو رہی ہے، فجر ذبح ہو رہی ہے، ظہر پاؤں کے نیچے سے روندھی جا رہی ہے، عصر جو ہے اسے اُڑا کے رکھ دیا ہے، مغرب کا وقت آیا اسے بھی جانے دیا، عشاء کا وقت آیا اسے بھی جانے دیا، حد ہو گئی ہے اس قدر نماز کے ساتھ ظلم، اس قدر نماز کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے کیا بتاؤں، پھر حضور ﷺ نے کیا بات کہی میں اس پہ آپ سب کی توجہ چاہتا ہوں، ہم سب مل کر آج انشاءاللہ یہ وعدہ کر کے اُٹھیں گے کہ زندگی میں کبھی نماز نہیں چھوڑیں گے، (انشاءاللہ) کبھی نماز نہیں چھوڑیں گے کسی صورت نہیں، اور جو پڑھتے ہیں وہ اور بہتر کریں اسے، اور اچھے بنیں اور زیادہ نماز کی طرف توجہ کریں سستی چھوڑیں۔

آقا ﷺ کی حدیث

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

جو لوگ نماز پڑھنے نہیں آتے نماز کے مصلے پہ نہیں آتے یا مردوں کے لئے کہ وہ مسجد میں جا کر حاضری نہیں دیتے اللہ کے دربار میں تو حضور ﷺ کی حدیث سنو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں کسی کو اپنی جگہ کھڑا کروں نماز پڑھانے کے لئے اور جو نہیں نہ آیا میں اس کے گھر جا کر اس کے گھر کو آگ لگا دوں جا کے، اس کا گھر ساڑ کے سوا کر دوں جس گھر کی وجہ سے وہ مسجد میں نہیں آیا، آپ دیکھو حضور ﷺ کن لوگوں کو یہ کہہ رہے تھے یہ صحابہ کو بات کی جا رہی ہے صحابہ حضور ﷺ کے دور میں تھے، میں اور آپ تو نہیں تھے، صحابہ کو حضور ﷺ کہہ رہے ہیں کہ نماز نہ پڑھنے والا صحابی، میں گھر جا کے جلا کے رکھ دوں اس کا گھر (استغفراللہ)

اس حدتک نماز ضروری ہے کہ اس کا گھر جلا دیا جائے (اللہ) اور ایک جگہ تو یوں فرما کر حد کر دی، فرمایا کہ

جس کی نماز عصر نکل گئی اور نماز عصر اس نے نہیں پڑھی اور نماز عصر جانے دی اس نے فرمایا یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے اس کے ماں باپ کو کسی نے قتل کر دیا ہو اس کے بچے کوئی مار گیا ہو اس کی دکان کو کوئی ساڑ گیا یہ بالکل ایسے ہی ہے اس نے نماز عصر چھوڑی اتنا نازک معاملہ، یہاں ایک جناب کہیں مہینے کی نماز عصر چھوٹی ہے کئی مہینے گزر گئے ہیں نماز عصر نہیں پڑھی اور کوئی دل میں تکلیف بھی نہیں ہے کوئی ہے ہی نہیں کہ میں نہیں پڑھ سکا یار میں کے کروں، حضور میرے لئے دعا کریں میں نماز پڑھوں، نہیں چھوٹ رہی ہے تو چھوٹتی رہے اس حدتک لوگ اس سے بھاگ چکے ہیں (اللہ اکبر)

پھر آقا ﷺ نے یہ حدیث جو ابھی پڑھنے لگا ہوں، اس حدیث کے بعد تو کوئی شے رہ ہی نہیں جاتی، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مومن اور کافر کے درمیان فرق نماز کرتی ہے

باقی تو سب ایک جیسا ہے اس کے بھی دو کان تمہارے بھی دو کان، اس کی بھی دو آنکھیں تمہاری بھی دو آنکھیں، اس کی بھی بیوی بچے شوہر، تمہارے بھی بیوی بچے شوہر، وہ بھی صبح کھاتا ہے شام کھاتا ہے تم بھی صبح کھاتے ہو شام کھاتے ہو کیا فرق، وہ بھی دکانداری تم بھی دکانداری، اس کے بھی بچے تمہارے بھی بچے، او تم ہندو سکھ اور مسلم میں فرق کیسے کرو گے، دو بندے سامنے بیٹھے ہیں chair پہ کیسے فرق کرو گے دونوں میں، ہاں فرق کرو گے، جو نہی نماز کا وقت آئے گا مسلم اُٹھ کے نماز پڑھے گا اس نے جاکے نماز، اور ہندو سکھ بیٹھے رہ گئے اور نماز گئی (استغفر اللہ) تو حضور ﷺ نے یہ کہہ کر بات ہی ختم کر دی کہ مومن اور کافر کے درمیان فرق ہی نماز کا ہے

ایک اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے وہ ایک دعوی کر دیتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور جب وہ **لا الہ الا اللہ** کہتا ہے وہ دعوی کر دیتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور اس دعوی کی دلیل کیا ہے جو دعوی کرتا ہے اسے دلیل دینی پڑتی ہے کہ جناب یہ موٹر سائیکل میری ہے، یہ گاڑی میری ہے، یہ موبائل میرا ہے اسے دلیل دینی پڑے گی کہ یہ دیکھیں کا غذات ہیں میرے پاس، یہ دیکھیں رسید ہے موبائل کی یہ میرا موبائل ہے، یہ گاڑی میری ہے، اس کو رسید سے دلیل دینی پڑتی ہے تو آقا ﷺ نے پوچھا کہ تم **لا الہ الا اللہ** کہہ چکے صحابہ کیا دلیل ہے فرمایا اس کی دلیل نماز ہے، نماز پڑھے گا تو دلیل پوری ہوگی کہ مسلم ہے، کہتا ہے مسلمان ہے میرا نکاح مسلمانوں جیسا پڑھاؤ، میرا نکاح کرو، میرے کان میں اذان دو، مجھے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرو، میرا جنازہ پڑھانا، کیوں، مسلمان ہوں، کہا دلیل کیا ہے، تمہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں تمہارا جنازہ پڑھائیں ہم تمہارے کان میں اذان دیں، کیا دلیل ہے، اس کی دلیل نماز ہے، نماز پڑھتا ہے تو مسلمان ہے (اللہ اکبر)

تو فرمایا کہ

جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا

اور ایسا کفر لوگ روزانہ کر رہے ہیں، اور کوئی اس پہ درد نہیں تکلیف نہیں، ہے کسی کو شرم حیا ہی نہیں، اگر بچہ سات سال کا ہو جائے تو پیار سے نماز کا حکم دینا شروع کر دو، سات سال کا ہو گیا ہے تو اسے کہنا شروع کر دو نماز پڑھو، نماز پڑھو، اور اگر دس سال کا ہو جائے تو اب مار کے نماز پڑھاؤ، اب ڈنڈا پکڑلو، اب جوتا پکڑلو، اب نہ چھوڑنا تمہارا بچہ دس سال سے اوپر ہو گیا ہے نماز نہیں پڑھ رہا، تم نے اب اگر اسے چھوڑا تو یہ کئی گھر برباد کرے گا، یہ تیرے گھر کو برباد کرے گا یہ تیری زندگی کو اجیرن کر دے گا تجھے اس سے سکھ نہیں آپائے گا اس کو پکڑ لو گردن سے اب اجازت ہے، میں محمد عربی ﷺ اجازت دیتا ہوں حالانکہ میں رحمۃ للعلمین ہوں، میں نے کبھی بھی کسی کو ظلم زیادتی تکلیف کا حکم نہیں دیا لیکن بچے کو مارنے کا حکم دے رہا ہوں مارو اسے، نماز نہیں پڑھ رہا، کیوں نہیں پڑھ رہا، آپ دیکھیں اتنی detail میں نماز کا حکم دے دیا کہ جو نہی بچہ پیدا ہوا اس کے کان میں۔ حی علی **الصَّلٰوۃَ** کہو، اذان دو، تو پہلا حکم ہی بچے کو نماز کا دے دیا، ابھی پیدا ہوا، ابھی اسے چند گھنٹے بھی نہیں چند منٹ ہوئے ہیں اور اس کے کان میں کیا حکم جا رہا ہے۔ حی علی الصلوۃ۔ چلو نماز کی طرف، چلو نماز کی طرف، وہ پڑھ سکتا ہے کیا اس وقت، وہ تو جاکے پڑھے گا جب بالغ ہو گیا تیرہ چودہ سال کی عمر میں جب اس پہ فرض ہو گی نماز، اس وقت پڑھے گا لیکن کیا حکم پہلے وقت میں ہی دیا جا رہا ہے کہ پڑھو نماز، یہ ایسے ہی ہے جیسے ہم اپنے بچوں کو بچپن میں ہی ابھی تیسری چوتھی، پہلی کلاس میں ہی ہوتے ہیں کہ بیٹا تم نے ڈاکٹر بنا ہے، بیٹا تم

نے انجینئر بننا ہے، بیٹا تم نے بڑے ہو کے فلاں کرنا ہے پائلٹ بننا ہے، اب وہ چھوٹا سا بچہ کیا پائلٹ بنے گا اس وقت، کیا اس وقت وہ ڈاکٹر بن جائے گا نہیں، ہم اسے اصل میں بتا رہے ہیں کہ جب تو بڑا ہوگا تو تو نے یہ بننا ہے، ابھی وہ چھوٹا ہے تو اللہ کان میں اذان دلوا کر کہہ رہا ہے کہ تم نے نمازی بننا ہے (سبحان اللہ)

تم نے نمازی بننا ہے، تیرے کان میں آج ہی بتا دیا کہ تو نے نمازی بننا ہے، ڈاکٹر، انجینیر ہم تمہیں کچھ نہیں کہہ رہے وہ ہمارا کام نہیں تم جو مرضی بنو، ہم تمہیں نمازی دیکھنا چاہتے ہیں، ہم تمہیں سجدے میں دیکھنا چاہتے ہیں، ہم تمہیں یہی حکم پہلے دن دے رہے ہیں کہ تم نے نماز پڑھنی ہے (اللہ اکبر)

تو بتاؤ اس سے زیادہ یعنی اللہ کو کتنی پیاری ہے یہ، کتنی پیاری عبادت ہے یہ کہ پہلے لمحے ہی نماز کا حکم دے رہا ہے (اللہ) حد ہو گئی پھر آقا ﷺ نے یہ حدیث جو پڑھنے لگا ہوں ارشاد فرمایا کہ

اے میرے صحابہ اگر کسی کے گھر کے آگے سے نہر گزرتی ہو اور وہ روزانہ پانچ وقت اس میں نہاتا ہو، گھر کے آگے سے نہر گزرتی ہو اور پانچ وقت وہ اس میں نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پہ کوئی میل رہ جائے گی تو صحابہ نے فرمایا نہیں حضور پانچ وقت نہانے والے کے جسم پہ کہاں میل رہتی ہے کوئی میل نہیں، اس کا جسم پاک اور صاف ہوگا، میل کا نام و نشان نہیں ہوگا بالکل صاف ستھرا، فرمایا اے صحابہ جو پانچ وقت نمازیں پڑھتا ہے اس کی مثال یہی ہے (سبحان اللہ)

وہ ایسے ہی جیسے وہ اپنے گھر کے سامنے نہر میں پانچ وقت نہاتا ہے بتاؤ کوئی غم کی میل، کوئی دکھ کی میل، کوئی پریشانی کی میل، کوئی ٹینشن، کوئی قسم کی بیماری کوئی قسم کا معاملہ اس کے جسم پہ رہتا ہے، ہر شے صاف ہو جائیگی، روح بھی پاک جسم بھی پاک، پانچ وقت نمازیں پڑھنے والے (اللہ اکبر)

اب دیکھو یہ اتنا نازک معاملہ ہے اور اس پہ اتنی گفتگو ہے اور اس قدر اس پہ بلکہ ایک بات جو مجھے یاد آتی ہے کہ ایک جانور ایسا ہے جس کی جونہی ہم یاد میں آتے ہیں یا جس کا نام زبان پہ آتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ زبان پلیجد ہو جاتی ہے اس جانور کا جونہی نام زبان پہ آتا ہے اس کا نام زبان سے لیا جائے تو زبان پلیجد ہو جاتی ہے سور جو مردے کھاتا ہے جو انتہائی غلاظت سے بھرا ہوا جانور ہے، منہ سے یہ اپنی غلاظت باہر نکالتا ہے باقی تو جتنے بھی جانور ہیں انہیں اللہ نے دوسرا رستہ دیا ہوا ہے غلاظت نکالنے کے لئے یہ اپنے منہ سے نکالتا ہے اتنا گندا ہے مردے کھاتا ہے، قبریں کھودتا ہے اس میں سے مردے نکال کے اعضاء ان کے کھاتا ہے، حرام جانور اس کے بارے میں آتا ہے کہ یہ جب روزانہ صبح ہوتی ہے تو یہ صبح آسمان کی طرف چہرہ کر کے یہ ہر روز اللہ سے فریاد اور ہر روز اللہ سے ایک دعا کر کے اپنے دن کا آغاز کرتا ہے، وہ کیا دعا ہے وہ کیا فریاد ہے دل پھٹ جائے گا، یہ آسمان کی طرف جب منہ کرتا ہے اس کے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں اور یہ کہتا ہے کہ

مولا تو نے مجھے اتنا گندا پیدا کیا، اتنا غلیظ پیدا کیا کہ لوگ میرا نام نفرت سے لیتے ہیں مجھ پہ لعنت بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرا نام زبان پلیجد کر دیتا ہے مجھے گوارہ ہے تو نے مجھ پہ اتنی بڑی آزمائش ڈال دے تو نے مجھے کیا پیدا کیا مجھے کوئی اس پہ اعتراض نہیں لیکن مولا تجھے ایک بات کہتا ہوں کہ اس قدر میں برا، اس قدر ذلیل، اس قدر حقیر ہوں اور اس قدر لعنت کا مستحق ہوں اس کے باوجود میں دعا کرتا ہوں کہ آج سارا دن مجھے کسی بے نماز کا منہ نہ دکھا، وہ مجھ سے بھی برا ہے، وہ مجھ سے بھی گندا، وہ مجھ سے بھی ذلیل، وہ مجھ سے بھی گندا ترین ہے، میں اس سے پناہ مانگتا ہوں، لوگ مجھ سے پناہ چاہتے ہیں میں اس بے نمازی کے منہ کو دیکھنے سے پناہ چاہتا ہوں، یا اللہ مجھے کسی بے نمازی کا منہ نہ دیکھانا بس یہ تجھ سے عرض ہے باقی جو تو نے مجھے پیدا کیا مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ، میرے ساتھ جو تو نے کر دیا ہے میں تیری مخلوق کے ساتھ کچھ کر نہیں سکتا لیکن مجھے کسی بے نماز کا منہ دکھا دیا تو یہ بڑی زیادتی ہو جائے گی میرے ساتھ تو آپ کے گھر میں ایسے لوگ موجود ہوں آپ کے بیڈ پہ سوتے ہوں، آپ کے گھر کی چمچیاں اور پلیٹیں استعمال کرتے ہوں، آپ کے گھر کے بستر اور چارپائیاں استعمال کرتے ہوں اور وہ سور سے بھی گندے ہوں تو بتاؤ اس گھر میں امن آ سکتا ہے، اس گھر میں چین اتر سکتا ہے، اس گھر کے اندر رحمت اتر سکتی ہے، شوہر آپ کا بے نماز، بھائی تمہارے بے نماز، بہنیں تمہاری بے نماز، باپ تمہارا بے نماز تو کیسے اس گھر میں رحم اترے گا، شوہر سے لیکر سارے گھر والے بے نمازوں کے پلندے اور وہاں سور کہہ رہا ہے کہ مجھے بے نماز کا منہ نہ دکھانا، وہاں بد بخت میچ چل رہا ہے پورا اسٹیڈیم ۵ نمازیں چھوڑ دیتا ہے، اکھٹے ساٹھ ستر ہزار لوگ، بزرگ کہتے ہیں اس وقت شیطان بھی وہاں سے دم دبا کے بھاگ جاتا ہے کہ کہیں میرے پہ عذاب نہ آ جائے ان سب پہ تو عذاب اترے گا ہی اترے گا، اتنے سارے اکھٹے بے نماز، سارے میچ دیکھ رہے ہیں اور بے نماز، ظہر جا رہی ہے، عصر جا رہی ہے، مغرب جا رہی ہے، عشاء جا رہی ہے کسی کو کوئی پرواہ ہی نہیں۔

اگر آپ کے گھر میں ایسا کوئی ایک بندہ بھی ہے نا، سن لو میری بات، آپ کی نمازیں، روزے، زکوتیں بالکل ایسے ہی ہیں جیسے نہ کیے برابر، یک بندہ بھی بے نماز ہو گھر کے اندر (انشاء اللہ) کہو، محنت کرو، رحم کرو اس پہ ترلے کرو اس کے منّتیں کرو اس کی، بیٹھ کر اس کے پاؤں پکڑ لو، بیٹا ہے تو ماتھا چومو، بھائی ہے تو سینے سے لگاؤ، بہن ہے تو پیار سے سمجھاؤ، بیوی ہے تو بے شک اسے ڈکٹیٹ کرو حکم دو نماز پڑھنے کا (انشاءاللہ) نماز پڑھنی ہے نماز کو نہ چھوڑو

قرآن میں اللہ نے فرمایا

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو

وامر لفظ ہے **وامر** حکم دو یہ نہیں ہے کہ اچھا پتر دل کیا تو پڑھ لینا نہیں یہ نہیں کہا، حکم دو، order کرو پتر پڑھنی ہے ہر صورت پڑھنی ہے، ناراض ہو جائیں کھانا پینا چھوڑ دیں، بیڑ علیحدہ کر لیں، اُٹھ کے باہر چلے جائیں کمرہ چھوڑ دیں، نہیں نماز پڑھنی تو بس میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں، ہزار جتن کریں اپنے گھر میں نماز کو رواج دیں، اگر آپ نے یہ کر لیا تو آپ کو کسی کی ضرورت نہیں ہے، اللہ ہر کرم آپ کے گھر میں خود اتارے گا

، ہر فضل اتر جائے گا، دیکھو میرے نبی نے کتنا بڑا حکم دیا ہے کہ دس سال کا ہو جائے تو مار کے پڑھاؤ، اس کے بعد حضورﷺ نے حکم ہی کوئی نہیں دیا، کہا بس اب ختم اب وہ تیرے ہاتھ سے نکل گیا، اب میرا کوئی حکم نہیں ہے میرا حکم گزار دیا تو نے، دس سال کی عمر ہو گئی تھی اس نے نہیں پڑھی نماز اب کچھ نہیں ہو سکتا اب دیکھ تیرے ساتھ ہوتا کیا ہے (اللہ اکبر)

تو ہمارے گھر کے سارے مسئلوں کی جڑ یہی ہے، ہمارے گھروں کے سارے مسئلوں کا سب سے بڑا سبب یہی ہے ہم بے نماز ہیں، بے نماز ہیں دیکھو نا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص روزانہ اُٹھ کر وضو کرتا ہے پاک اور صاف ہوتا ہے پھر وہ مصلے پہ کھڑا ہوتا ہے، کعبے کی طرف منہ کرتا ہے اور جونہی سر سجدے میں رکھتا ہے تو اللہ اسے معاف نہ کرے یہ کیسے ہو سکتا ہے، اس کا قرضہ نہ اتارے یہ کیسے ہو سکتا ہے، اس کی بیماری نہ ٹھیک ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے، اس کے دل کا سکون اسے واپس نہ آئے یہ کیسے ہو سکتا ہے، نہیں ہو سکتا، وہ ضرور ملے گا، صرف اتنا کام یہ ہے کہ تم نے سجدہ نہیں چھوڑنا، ہر صورت اس پہ عمل کرنا ہے (اللہ اکبر)

تو اس قدر نزاکت والا معاملہ کہ جو لوگ اب بے نماز ہیں اور جو لوگ اس کو اب اہمیت نہیں دیتے اور وہ سمجھتے ہیں کہ شاید بے نماز ہونے سے کچھ نہیں ہونا تو آؤ میں تمہیں ایک بات کر دوں اور اس کو اپنے دل پہ لکھ لو، حضورﷺ کی حدیث سنانے لگا ہوں کہ جو لوگ بے نماز ہوں گے ان کے ساتھ کل کیا ہونے والا ہے اور میرے نبیﷺ نے جو کہا ہے سچ کہا ہے، بالکل درست کہا ہے اور آپﷺ کی ہر بات بالکل پتھر پہ لکیر کی طرح اس طرح ہے جس طرح آپ کی زبان سے نکلی ہے۔

حضورﷺ نے فرمایا کہ

بے نماز شخص قیامت کے دن جب آئے گا، بے نماز شخص جب آئے گا تو اس کا معاملہ عام دوزخیوں کی طرح نہیں ہوگا، عام دوزخیوں کی طرح اس کو نہیں treat کیا جائے گا تو صحابہ نے پوچھا حضور تو پھر کیا کیا جائے گا اس کے ساتھ، تو فرمایا اس کو جو بے نمازی ہوگا اسے اللہ فرعون کے ساتھ کھڑا کر دے گا، نمرود کے ساتھ کھڑا کر دے گا، ہامان اور شداد کے ساتھ کھڑا کر دے گا، جو اللہ کے بڑے بڑے نافرمان ہوئے جو اللہ کے کئی کئی سال پرانے دشمن تھے اللہ ان کے ساتھ کھڑا کر دے گا اور جو سزائیں انہیں دی جائیں گی ان بڑے بڑے بے نمازوں کو وہی سزائیں ان کو دی جائیں گی۔

اب بتاؤ کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارا بچہ ہامان کے ساتھ، شداد کے ساتھ کھڑا ہو، تمہاری بہن جو ہے وہ فرعون کے ساتھ کھڑی ہو جائے تمہارا بھائی، اگر تو چاہتی ہو تو چلنے دو جو چل رہا ہے، اور اگر نہیں چاہتی ہو تو دیکھو میں نے تمہارے سامنے حضورﷺ کی حدیث پڑھی کہ فرعون اور شداد کے ساتھ کھڑا، یہاں تو لوگ یہ نہیں چاہتے کہ محلے کا گنڈا ہو اس کے ساتھ میرا بچہ کھڑا ہو، میرا بھائی محلے کا جو بدمعاش ہے اس کے ساتھ کھڑا ہو میں نہیں پسند کرتی تو نبیﷺ فرمارہے ہیں کہ نمرود کے ساتھ کھڑا ہوگا جو اللہ کے دشمنان عظیم، بڑے بڑے عظیم دشمن ہیں جنہوں نے کھلے عام اللہ کے ساتھ آڑ لگایا اور کہا کہ ہم خدا ہیں کوئی اللہ نہیں کوئی خدا نہیں، فرعون کہنے لگا کہ میں خدا ہوں، نمرود کہنے لگا میں خدا ہوں، ہامان کہنے لگا میں خدا ہوں، شداد کہنے لگا میں خدا ہوں، تو اللہ فرما رہا ہے کہ وہ بدبخت بھی ان کے ساتھ کھڑا ہوگا۔

اورقرآن میں وہ مکالمہ پورا لکھا ہے کہ قرآن میں لکھا ہے کہ اس میں دوزخیوں کی پکار جب ہوگی روئیں گے جب سارے چلائین گے، اور چلائیں گے جب تو دوزخ کا جو داروغہ ہے مالک وہ آئے گا ان کے پاس، پوچھے گا کیوں رو رہے ہو کیوں چلاتے ہو، اچھا یہ بتاؤ کہ دوزخ میں کیوں آئے ہو کیا کیا کیا ہے تم لووگس نے، کیوں تم دوزخ میں سارے آ کھٹے ہو گئے ہو، تمہاری جو ہے تم نے کیا ایسی غلطی کی تھی بتاؤ کیا کیا تھا وہ سارے قرآن کہتا ہے جواب دیں گے کہ

ہم نماز نہیں پڑھتے تھے، ہم نماز نہیں پڑھتے تھے

نہ وہ قتل کی بات کریں گے، نہ وہ شراب کی بات، نہ سود کی اور نہ کوئی اور برائی کی وہ صرف ایک بات کررے ہیں کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے بس اس وجہ سے دوزخ میں ہیں کیونکہ وہ دیکھ چکے ہوں گے کہ اللہ قاتلوں کو بھی معاف کردے گا، اللہ بڑے بڑے گناہگاروں کو چھوڑ دے گا، رحمت کردے گا لیکن بے نماز کو نہیں چھوڑے گا کہ تم نے بڑی زیادتی کی ہے میرے ساتھ، میں نے تمہیں کیا نہیں دیا تھا، تمہیں دھڑکنے کے لئے دل، تمہیں سونگھنے کے لئے خوشبوئیں دی، تمہیں ہوائیں دی، تمہیں بہترین کھانے کے لئے پھل دیئے، تمہیں کھانے کے لئے روٹیاں دی، تمہیں ماں باپ کی نعمت دی، تمہیں بہترین گھر دیا، تمہیں صحت کے ساتھ زندگی دی، سارا کچھ دیا تمہیں، تمہیں پینے کے لئے سارا کچھ میسر رہا، ہم نے تمہارے لئے چھاؤں پیدا کی، تمہیں نرم نرم بستر دیئے، کتنی نعمتیں تھیں میری، میری بچھی ہوئی زمین استعمال کی، میری سورج کی روشنی کو تم نے استعمال کیا، میرے چاند کی ٹھنڈک کو تم نے استعمال کیا، یہ ساری میری نعمتیں میں نے تمہارے لئے پیدا کی، میں نے اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اور تو ایک سجدہ نہیں دے سکا آج تو حق بنتا ہے آج نہیں چھوڑیں گے، کونسی نعمت تھی جو تمہیں نہیں دی تھی تو ہمیں ہی چھوڑ گیا (اللہ اکبر)

تو لہذا رحم کرو اپنے بچوں پہ، ان کی ہڈیوں میں نماز ڈال دو، وہ چھوٹی بچی بیٹھی ہے ان کی ہڈیوں میں نماز گھسا دو، نماز کا ان کا بالکل بھی وسا نہ کھاؤ، ہر صورت پابندی کرواؤ، پوچھو ان سے کہ بچے نماز پڑھی ہے تا کہ یہ بچپن سے ہی اس محبت سے چلیں باقی جو معاملات ہیں بھائی ہیں، بہنیں ہیں ان کے ساتھ ساتھ چلو کسی طریقے سے نمازیں پڑھاؤ،

حضورﷺ نے فرمایا کہ

علیؓ تمہاری وجہ سے کوئی ایک شخص بھی نیکی کی راہ پہ یعنی نماز پہ آ گیا تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے، سرخ اونٹوں سے بہتر ہے کوئی ایک شخص بھی تمہاری وجہ سے نیکی پہ آ گیا (اللہ اکبر)

تو لوگ بے نماز کیوں ہیں؟؟؟؟؟؟

آخری بات، کیوں لوگ نماز نہیں پڑھتے، آخر وہ کیا وجوہات ہیں جن کی وجہ سے لوگ بے نماز ہیں، اس کی وجہ **حضرت مجدد الف ثانیؒ نے** مکتوبات شریف میں لکھی ہے اور آپ نے فرمایا کہ صرف دو وجوہات ہیں، صرف دو وجوہات ہیں، تیسری کوئی وجہ نہیں، اور آپ فرماتے ہیں چوتھی تیسری کوئی وجہ نہیں ہے، دو وجوہات ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں جتنے بھی لوگ بے نماز ہیں یہی دو وجوہات ہو سکتی ہیں اور یہ وہ شخص لکھ رہا ہے جو اس امت کا مجدد ہے اور دین کا اصل فہم اور دین کا اصل درد رکھنے والا ہے اور آپ اپنی مکتوبات شریف میں لکھتے ہیں دو وجوہات ہیں

اور **پہلی وجہ** یہ ہے کہ جو لوگ بے نماز ہوتے ہیں، وہ اللہ اور اس کے رسول کو، نا اعوذ باللہ میرے منہ میں خاک **خاکم بدخن**، وہ اللہ اور اس کے رسول کو جھوٹا سمجھتے ہیں، وہ کہتا ہے یہ جھوٹ ہے سب میں نہیں مانتا، کہتا ہے جھوٹ بول رہے ہیں یہ کہ یہ ہوگا وہ ہوگا، ایسے ہوگا، ویسے ہوگا میں نہیں مانتا جھوٹ ہے یہ، مجھے تو کچھ بھی نہیں ہوا دیکھو میں جواب بھی ہو گیا، دیکھو میرے بچے بھی گئے، دیکھو میری جاب بھی ہے، دیکھو میری جیب میں پیسے بھی ہیں مجھے تو کچھ نہیں ہو رہا، یہ سب جھوٹ بول رہے ہیں لہذا وہ منہ سے تو نہیں کہتا اور نہ وہ منہ سے بولے گا لیکن اندر ہی اندر وہ دل میں حضورﷺ کو بھی اور اللہ کو بھی جھوٹا سمجھتا ہے، کہتا ہے یہ سب فراڈ ہے، پہلی وجہ یہ ہے اس لئے نماز نہیں پڑھتا، بھئی ساڑھے سات سو بار اللہ کہے، آپ کا باپ چوتھی بار کہے نا اس کے بعد وہ سر پہ ڈنڈا مارتا ہے تمہارے، پانچویں بار وہ منہ سے نہیں بولے گا وہ کہے گا نا کہ یہ چیز مجھے پکڑا دو یا یہ کام میرا کر آؤ، یا

مارکیٹ سے ہوآؤ، چار بار کہے گا، پانچویں بار وہ منہ سے نہیں کہے گا پکڑ لے گا ڈنڈا اور تیرے سر پہ مارے گا کہ تجھے سنائی نہیں دے رہا ہے کہ تیرا باپ تجھے کیا کہہ رہا ہے کہ مارکیٹ جاؤ یہ کام کر کے آؤ، اللہ نے ساڑھے سات سو بار کہا نماز کا، بہت پھنس جاؤ گے، تمہاری زندگی تنگ ہو جائے گی، ہم تمہیں کچھ نہیں دے پائیں گے میری رحمتیں تمہارے لئے ہیں لے لو، لے لو سب کچھ، یہ سب کچھ تمہارے لئے ہے، لے لو مجھ سے، وہ کہہ رہا ہے جھوٹ جھوٹ، میں مندا ہی نہیں، میں نہیں مانتا، میں نہیں مانتا، حضورﷺ ڈھائی ہزار بار کہیں، دو ہزار چار سو سے زیادہ آپ کا نبی محمد مصطفیٰﷺ کہے کہ آؤ میرے امتی نماز پڑھ لو، اور وہ کہے نہیں میں نے نہیں پڑھنی تو حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ اصل میں یہ حضورﷺ اور اللہ کو جھوٹا سمجھتا ہے اور کہتا ہے یہ سچ نہیں ہے تو لہذا اس کو اللہ اور رسول پہ اعتبار ہی کوئی نہیں ہے یہ پہلی وجہ ہے۔

دوسری وجہ آپ فرماتے ہیں

یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھوٹا تو نہیں سمجھتا کہتا ہے ٹھیک ہے واقعی ہونی چاہئے نماز بہت اچھی چیز ہے پڑھنی چاہئے اور نہیں پڑھوں گا تو واقعی بری چیز ہے سزا ملے گی، پتہ ہے سچ ہے، اعتماد ہے، میں سچا سمجھتا ہوں اور پھر بھی نہیں پڑھتا تو آپ فرماتے ہیں کہ اصل میں اس کی نظر میں اللہ اور اس کے رسول کی value ہی کوئی نہیں ہے، اہمیت کوئی نہیں، پہلی میں کیا تھا کہ جھوٹا سمجھتا ہے اور دوسری میں ویلیو کوئی نہیں، آپ فرماتے ہیں ویلیو کوئی نہیں اسکی نظر میں ویلیو نہیں، ٹھیک ہے اچھے لوگ ہیں، لیکن یہ میرا boss زیادہ اہم ہے اس نے جو کام دیا ہوا ہے نا boss نے وہ زیادہ ضروری ہے، یہ جو مہمان آ گیا ہے یہ زیادہ ضروری ہے جی مہمان آ کے بیٹھ گیا ہے، جی میں شادی attend کرنے آیا ہوا ہوں یہ زیادہ ضروری ہے اللہ رسول زیادہ ضروری نہیں ہے، کوئی بات نہیں no issue یہ شادی میں بیٹھا ہوا ہوں، لوگ بیٹھے ہوئے ہیں دیکھ رہے ہیں اب میں اُٹھ کر نماز پڑھنے جاؤں، اللہ رسول کو نیچے کر دیا اور شادی اور مہمانوں کو اوپر کر دیا، یعنی ویلیو کوئی نہیں اس کی، بچے بیٹھے ہوئے ہیں اور میں کالج میں ہوں لیکچر ہو رہا ہے یہ زیادہ ضروری ہے، جاب ہو رہی ہے، نماز وہ دیکھی جائے گی یہ زیادہ ضروری ہے لخاضہ چھوڑو، اللہ رسول کو پیچھے کر دیا اور نماز کو پیچھے کر دیا، اور ان لوگوں کو، بچوں کو اپنی جاب کو اہمیت دی، ایسا ہی ہو رہا ہے، آپ گھر میں کوئی کام کر رہے ہیں، یا کپڑے دھو رہے ہیں کوئی آپ اپنے کاموں میں مصروف ہیں نماز جاتی جا رہی ہے آپ کی نظر میں وہ کام زیادہ اہم ہو گیا ہے نماز آپ کی نظر میں value کم ہو گئی، نماز نہیں اصل میں اللہ اور اس کے رسول کی ویلیو کم ہو گئی ہے، نماز جس کا حکم ہے وہ تو اللہ رسول ہیں تو ویلیو کم ہے اور کہتے ہیں میری نظر میں کچھ نہیں چھوٹ گئی تو کیا ہوا، یہ بھی ضروری تھا (اللہ اکبر)

سفر ہو رہا ہے سفر میں آپ چل رہے تھے اچھا سفر ہو رہا تھا بہترین سفر ہو رہا تھا تو اس میں آپ نہیں نہیں میں پہنچ جاؤں پہلے ہی، نماز کا راستے میں وقت آ گیا ہے، اونہیں پہلے پہنچ لوں پہنچ لوں، سفر زیادہ اہم ہو گیا نماز چھوڑ دی، کزنیں آ کر بیٹھ گئی کزنیں آپس میں گفتگو کر رہی ہیں گپیں چل رہی ہیں، مونگ پھلی چل رہی ہے، چائے چل رہی ہے، مٹن کڑاہی چل رہا ہے کھانا چل رہا ہے نماز قتل ہو رہی ہے، نہیں یہ بیٹھی ہوئی ہیں ساری، اُٹھ کے گئی تو اب نماز پڑھنے جاؤ گی تم نماز پرھو گی تو وہ کہیں گی اچھا ہن سانوں چھڈ کے نماز پڑھیں گی تو ان کی خاطر نماز چھوڑ دی اور اللہ رسول کزنوں سے بھی چھوٹ ہو گئے، بھئی ہو گئے اس پہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں یہ تو تم نے prove کر دیا پریکٹیکلی تم نے prove کیا ہے کہ ایسا کیا ہے آپ نے اللہ رسول کزنوں سے بھی چھوٹے ہو گئے ہیں، اس وقت تم نے ویلیوان کی اتنی ڈاؤن کر دی تو آپ فرماتے ہیں یہ دوسری وجہ ہے کہ اس کی نظر میں سچ ہے لیکن وہ اللہ رسول کو اہمیت نہ دیتے ہوئے ایسا کرتا ہے۔

اور جو مثال آپ نے دی ہے ایسی مثال خدا کی قسم آپ جیسا انسان ہی دے سکتا تھا جو آپ نے مثال اس ضمن میں دی ہے کہ اس مثال سے سمجھ لو کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں نماز کے ساتھ آپ نے کہا کہ بالکل ایسے پاگل کی سی مثال دیتا ہوں جو کسی گلی کے نکر پہ کھڑا ہے اور اس گلی کے نکڑ کے اندر پیچھے کر کے کچھ لوگ لڑ رہے ہیں جھگڑ رہے ہیں آپس میں جھگڑا ہو رہا ہے، تلواروں سے یا گولیوں سے کچھ بھی آپس میں لڑ رہے ہیں اور اب وہ پاگل شخص جس کو تم بھی جانتے ہو کہ یہ ذہنی طور پہ پاگل آدمی ہے مفلوج ہے یہ دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے کچھ بھی بولتا رہتا ہے تم جانتے ہوا سے، وہ گلی کی نکڑ پہ کھڑا ہے اور اب تم اس گلی میں جانے لگے ہو تو وہ پاگل تمہیں روک کے کہتا ہے کہ بھئی آگے نہیں جاؤ آگے لڑائی ہو رہی ہے تم نے آگے ہی جانا ہے تو دوسری گلی بھی جاتی ہے اس گلی سے چلے جاؤ میں تمہیں منع کر رہا ہوں میں دیکھ کے آیا ہوں بھئی وہاں لڑائی ہو رہی ہے تمہیں نقصان ہو جائے گا ادھر نہ جاؤ، گولیاں چل رہی ہے تلواریں چل رہی ہیں لوگ مار رہے ہیں ایک دوسرے کو نہ جاؤ، اب وہ بندہ مجدد پاکؒ فرماتے ہیں کہ وہ دل میں سوچے گا کہ یہ بندہ ہے تو پاگل ہی روز دیکھتا

ہوں عجیب وغریب باتیں کرتا ہے، ہے پاگل، کیا پتہ سچ بول رہا ہو، کیا ضرورت ہے risk لینے کی، اچھا ہے تو پاگل چلو دوسری گلی سے نکل جائے گا، اس پاگل پہ اعتبار کر لے گا، محمد مصطفیٰ ﷺ اور اللہ پہ اعتبار نہیں کرے گا، آپ فرماتے ہیں اللہ پہ اعتبار نہیں کرتا رسول ﷺ پہ نہیں کرتا اور اس پاگل پہ اعتبار کر کے اس گلی کے اندر نہیں جاتا اور دوسری گلی میں چلا جاتا ہے اور حضور ﷺ فرما رہے ہیں کہ اس گلی میں نہ جاؤ یہ بے نمازی گلی یہ دوزخ میں جائے گی، نہیں اعتبار کر دہا، اللہ فرما رہا ہے سڑھے سات سو بار اس گلی میں نہ جاؤ آگے دوزخ میں گر جاؤ گے وہ نہیں کر رہا اعتبار وہ اس گلی میں پھر گھس رہا ہے، تو آپ فرماتے ہیں کہ اس کی نظر میں پاگل شخص کی زیادہ ویلیو ہے اللہ اور اس کے رسول کی اتنی بھی نہیں

خدا کی قسم رحم کروان لوگوں پہ جو تمہارے پاس رہتے ہیں اور بے نماز ہیں وہ تمہیں بھی لے ڈوبیں گے، وہ تمہاری کشتی کے اندر وہ سوراخ ہیں جو تمہاری کشتی کسی صورت بھی پار نہیں لگنے دیں گے، یہ نوٹ کر لو اس کو لکھ لو کہ اگر وہ تمہارے ساتھ تمہارہ کشتی میں سوار ہیں یعنی تمہارے گھر میں تو وہ تمہارے گھر کو ڈبو کے چھوڑیں گے، کبھی بھی تمہارے گھر کو آرام نہیں آنے دیں گے، بے نماز آدمی ہیں وہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا وہ تم جتنی بھی اس کے لئے دعائیں کرو گے اللہ کی بارگاہ میں رد ہوتی جائیں گی کیونکہ اللہ کے سامنے تو وہ جاتا ہی نہیں، اللہ کے سامنے تو وہ کھڑا ہی نہیں ہوتا تو اللہ ہمیں محفوظ رکھے (آمین) اللہ ہمیں محفوظ رکھے اور ہمارا معاشرہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت کن حالات میں ہے کبھی موٹروے پہ زیادتی ہو رہی ہے کبھی کسی گھر میں گھس کر زیادتیاں کر رہا ہے، کیا ظلم لوگ کر رہے ہیں، کہاں کہاں کس کس طرح میں حال دل سناؤں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارا معاشرہ بے نماز ہے، یہی لوگ اگر اللہ کے سامنے روز خاضر ہوتے ہوں تو کتنی کو دیر گناہ کریں گے انشاء اللہ، اللہ ایک دن انہیں بچا لے گا

ان الصلوۃ تنہاء الفخشی و منکر

بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روک دیتی ہے

اللہ فرماتا ہے کہ تم روکنا چاہتے ہو بے حیائی کو اور برائی کو تو نماز شروع کرو، تمہارا بچہ کبھی بے حیاء نہیں ہوگا، کہنے کی ضرورت نہیں، کبھی برائی پہ نہیں جائے گا، تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا اور **حضور ﷺ نے فرمایا**

نماز میری آنکھوں کی ٹھندک ہے

ٹھنڈ پہنچاؤ میرے امتیو نماز پڑھ کے تو کس قدر لوگ ظالم ہیں اور پھر کہتے ہیں ہمارے گھر میں مایوسی، یادرکھو اس کا کوئی وظیفہ نہیں ہوتا اس کا کوئی ٹونا نہیں ہوتا اس کا کوئی یہ نہیں ہوتا کہ آپ جو ہو یوں کہہ دیں کہ آپ کوئی تعویذ لے لیں گے تو نمازی ہو گئے ایسا نہیں ہوتا

نماز پڑھنے سے آتی ہے

مجھے کسی نے پوچھا تھا کہ حضرت صاحب میں کیسے نمازی بنوں، میں نے کہا نماز پڑھ کے، کیسے میں نمازی بن جاؤں، میں نے کہا نماز پڑھ کے نمازی بنو اس میں میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہو، دعا کروں کیا دعا کروں تعویذ دوں، پھونک ماروں، کوئی پھونک نہیں ہوتی اس کی، اس کو آپ نے خود پڑھنا ہوتا ہے اپنے اوپر نافذ کرنا ہوتا ہے کہ نہیں بھئی کسی صورت نہیں چھوڑنی، بھئی پہلے نماز، پہلے نماز، پہلے نماز، اپنے اندر دہراتے جاؤ پہلے نماز، تو ایک وقت آئے گا کہ تمہارا دماغ بھی تمہیں حکم دے گا کہ پہلے نماز، اپنے اندر دہراؤ پہلے نماز، پہلے نماز، تو پھر ایک وقت آئے گا کہ پہلے نماز، جب آپ اندر سے کمزور ہوتے ہیں ڈگمگا رہے ہوتے ہیں اچھا پڑھتا ہوں، اچھا پڑھتا ہوں، ابھی کرتا ہوں، ابھی ٹھر جاؤ، ساتھ ہی شیطان وہیں پہ وار کر دیتا ہے کیونکہ آپ اندر سے ملے ہوئے ہیں اندر سے ملے ہوئے ہیں تو نفس وہیں پہ وار کرے گا اور آپ کو ہلا دے گا اور نماز گزر جائے گی اس کا صرف یہی حل ہے کہ اُٹھو اور پڑھ لو، جلدی سے وضو کرو اور نماز پڑھ لو (انشاء اللہ)

اب تو نہیں چھوٹے گی، کبھی نہیں چھوٹے گی، بالکل نہیں چھوٹے گی جو کوتاہی ہے اس کو دور کرو، جو غفلت ہے جو سستی اسے دور کرو، ہر صورت اس کو priority دو اور ہمیشہ اکیلے نہیں پڑھنی یہ بھی سن لو، ساتھ پڑھاؤ کسی کو، تم بھی آؤ، فلاں بھی تم بھی آؤ کوئی بھی پکڑ لو پاس ہے جو اسے پکڑ لو ساتھ کھڑا کرو اسے، تب ہی اس نماز کا فائدہ ہے (اللہ)

تو آؤاللہ مجھے اور آپ کوتوفیق دے، آگے نماز تہجد کا ذکر ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اس کو ہم اگلے درس میں رکھیں آگے بڑی اہم گفتگو ہے نماز تہجد کی اسے ہم انشاءاللہ اگلے درس میں سمجھ لیں گے ابھی جو باتیں عرض کی ہیں۔

اللہ مجھے اور آپ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ مجھے اور آپ کو پکا نمازی بنائے (انشاءاللہ) اللہ توفیق دے (آمین)